© rasailojaraid.com

ماحول کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور ایک ایک چیز کو اس نے گن رکھا ہے ؏ ع

لگ گئے ہیں جن کے باعث کہیں ذرا سی سُن گُن لینے کا موقع بھی ان کو نہیں ملتا۔

۲۹؎ اس کے تین معنی ہوسکتے ہیں۔ ایک یہ کہ رسول یہ جان لے کہ فرشتوں نے اس کو اللہ تعالیٰ کے پیغامات ٹھیک ٹھیک پہنچا دیتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ یہ جان لے کہ فرشتوں نے اپنے رب کے پیغامات اس کے رسول تک صحیح صحیح پہنچا دیئے ہیں۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ یہ جان لے کہ رسولوں نے اس کے بندوں تک اپنے رب کے پیغامات ٹھیک ٹھیک پہنچا دیئے۔ آیت کے الفاظ ان تینوں معنوں پر حاوی ہیں اور بعید نہیں کہ تینوں ہی مراد ہوں۔ اس کے علاوہ یہ آیت دو مزید باتوں پر بھی دلالت کرتی ہے۔ پہلی بات یہ کہ رسول کو وہ علمِ غیب عطا کیا جاتا ہے جو فریضۂ رسالت کی انجام دہی کے لیے اس کو دینا ضروری ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ جو فرشتے نگہبانی کے لیے مقرر کیے جاتے ہیں وہ صرف اسی بات کی نگہبانی نہیں کرتے کہ رسول تک وحی محفوظ طریقے سے پہنچ جائے بلکہ اس بات کی نگہبانی بھی کرتے ہیں کہ رسول اپنے رب کے پیغامات اس کے بندوں تک بے کم و کاست پہنچا دے۔

۳۰؎ یعنی رسول پر بھی اور فرشتوں پر بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت اس طرح محیط ہے کہ اگر بال برابر بھی وہ اس کی مرضی کے خلاف جنبش کریں تو فوراً گرفت میں آجائیں، اور جو پیغامات اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے ان کا حرف حرف گنا ہوا ہے، رسولوں اور فرشتوں کی یہ مجال نہیں ہے کہ ان میں ایک حرف کی کمی بیشی کرسکیں۔

تصحیح

تفہیم القرآن میں حسبِ ذیل مقامات پر اصلاح کرلی جائے:

جلد اوّل صفحہ ۱۷۵، سطر ۲۰ "رکوع ۳۱ کی آخری آیت" کے بجائے آیت ۲۴۱۔

جلد دوم، صفحہ ۹۴، سطر ۴۔ اَجْرُ المُصْلِحِیْنَ کے بجائے اَجْرَ المُصْلِحِیْنَ

© rasailojaraid.com